ممتاز اور درخشاں استعداد کے حامل نوجوانوں کے ساتھ ملاقات - 17 /Nov/ 2021

آج (17 نومبر 2021) رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ممتاز اور درخشاں استعداد کے حامل نوجوانوں کے ساتھ ایک ملاقات میں ممتاز نوجوانوں کو قوم کی آنکھوں کا نور قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ علمی اور اعلی استعداد کے مالک افراد کو مختلف مسائل کے علمی حل تلاش کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ . انہوں نے مزید کہا: کسی بھی ملک اور باقی دنیا کے درمیان علمی ترقی کے فرق کو دور کیا جا سکتا ہے تاکہ علم کی عالمی سرحدوں کو عبور کیا جا سکے، ایک نئی اسلامی تہذیب کی تشکیل ہو اور ملک کے مستقبل کو روشن بنایا جا سکے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اس ملاقات میں ممتاز افراد کی طرف سے بیان کی گئی قیمتی باتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلی صلاحیتوں کے مالک افراد کو ایک نعمت الہی قرار دیا اور مزید فرمایا: صرف قابلیت اور ذہنی صلاحیت ہی ممتاز افراد کی شناخت کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ اس نعمت کو شکر گزاری و قدردانی اور محنت و کوشش کے ہمراہ بھی موجود ہونا ضروری ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے اس سلسلے میں مزید فرمایا: یقیناً ممتاز نوجوانوں کی نعمت کی قدردانی اور عملی شکر گزاری والدین، اساتذہ، پروفیسرز اور حکومتی اداروں کا بھی فرض ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے کچھ اور مطالب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "ایرانی قوم صلاحیت کے اعتبار سے ممتاز ہے، اور اسی وجہ سے، یہ ایک طویل عرصے سے ایک نرم جنگ کا نشانہ بنی ہوئی ہے جس میں مستعمر قوتوں کو اتنا حقیر و ذلیل بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور استعداد کو بھول جائیں اور خود ان کا انکار کر دیں اور اس بڑے جھوٹ کو قبول کرلیں کہ ہم نہیں کر سکتے"۔

ہندوستانی عوام کے ذہنوں میں قابلیت اور خود انحصاری کے احساس کو ختم کرنے کے لئے انگریزوں کی براہ راست اور بالواسطہ کوششوں کے بارے میں ہندوستان کے جواہر لعل نہرو کی یادداشتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، آپ نے فرمایا: "انہوں نے کہا کہ انقلاب کی فتح نے اس عمل کو ختم کر دیا۔"

قائد انقلاب نے غفلت اور لوٹ مار کو قوموں میں عدم قابلیت کے احساس کو پیدا کرنے کے استعمار کے دو تکمیلی مقاصد قرار دیا۔ جب کوئی قوم اپنی صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیتی ہے تو اس کی لوٹ مار آسان ہو جاتی ہے۔ درحقیقت غفلت، لوٹ مار کا پیش خیمہ، قوموں کی اندرونی صلاحیتوں اور استعداد سے روگردانی کو بڑھاتی ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے غفلت کے منفی نتائج کے بارے میں قرآن کریم کی واضح آیات کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا: "خدا نے آسمانی کتاب میں خبردار کیا ہے کہ دشمن چاہتا ہے کہ آپ اپنے ہتھیاروں اور اثاثوں سے غفلت برتیں تاکہ وہ آسانی سے حملہ کرسکے۔ UAVs اور میزائل کے مسائل اسی لئے اہم ہیں۔"

"ممتاز افراد میں ذمہ داری کا احساس" ایک اور نکتہ تھا جس پر رہبر معظم انقلاب نے اس اجلاس میں گفتگو کی اور اس پر زور دیا۔ عہدیداروں کو ممتاز افراد کی نسبت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئے، اور اسی طرح ممتاز

نوجوان کو ملکی مسائل کی نسبت ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور رکاوٹوں اور مشکلات سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ کچھ نظاموں میں بعض ناگزیر مشکلات کے باعث ممتاز افراد سے ہونے والی ناانصافی اس بات کی اجازت نہیں دیتی ہے کہ وہ اپنے راستے پر چلنے اور کوشش کرنے اور ذمہ دار محسوس کرنے سے رک جائیں۔

ایک اور نکتہ جو رہبر انقلاب اسلامی نے ممتاز اور اعلیٰ علمی صلاحیتوں کے مالک نوجوانوں کے سامنے پیش کیا تھا وہ " ایران کے لیے بنائے گئے منصوبہ بند اور ہدف مند مستقبل پر توجہ دینے کی ضرورت" تھا۔

انہوں نے چند سال قبل ایران کے مستقبل اور علم کے عالمی میدان میں قیادت کی ضرورت کے بارے میں اپنے تبصروں کو دہراتے ہوئے فرمایا: "ہمیں اس طریقے سے آگے بڑھنا چاہیے کہ مستقبل میں ایران علم و سائنس کا عالمی مرکز بن جائے اور ہر کسی کو جدید ترین سائنسی و علمی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے فارسی سیکھنی پڑے، جیسا کہ تاریخ میں بعض ادوار میں، ایرانی دنیا کے علم میں سرفہرست تھے، اور ایرانی سائنسدانوں کی کتابیں مغرب اور مشرق کے اسکالرز پڑھاتے اور ان کا حوالہ دیا کرتے تھے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اس روشن اور قابل فخر مستقبل کے حصول کے لیے تین اقدامات کو ضروری سمجھا۔ سب سے پہلے، عالمی علم و سائنس کی صف اول کے مقابلے میں موجودہ خلا کو پُر کرنے کی زبردست کوششیں۔ دوسرا، عالمی علم کی سرحدوں کو عبور کرنا اور نئی علمی و سائنسی ایجادات کو انسانی معاشرے کے سامنے پیش کرنا ؛ تیسرے ؛ مفید علم و سائنس پر مبنی ایک نئی اسلامی تہذیب کی تعمیر۔

انہوں نے تاکید کی: اگر وطن عزیز کے ممتاز نوجوان اس روشن افق کی طرف دیکھیں تو ان کی علمی تحریک صحیح سمت میں ہوگی، اور مسائل حل ہوں گے۔

"علمی تخلیق و اختراع کی ضرورت" ایک اور نکتہ تھا جس کی وضاحت رہبر معظم انقلاب نے فرمائی: "آج ملک میں اہم علمی و سائنسی کام انجام پا رہے ہیں، جو اکثر دوسروں کی تخلیق کردہ علمی و سائنسی شاخوں کے تحت ہیں، جبکہ اس کے علاوہ، ہمیں چاہیے کہ از سر نو تخلیقی اور اختراعی روش کے ذریعے فطرت کے نامعلوم قوانین کو دریافت کریں اور علم و سائنس کی پیداوار میں جدت لائیں۔"

انہوں نے "مسائل کے حل" اور ملکی مسائل کے حل کو ملک کی علمی برادری کے ضروری اہداف قرار دیا، اور پانی کے مسائل، ماحولیات، ٹریفک، سماجی نقصانات، دیہاتوں کا انخلا، مالیاتی، معاشی، ٹیکس، بینکنگ اور پیداوار کے نظام کے مسائل جیسے امور کا شمار کیا، انہوں نے کہا: ملک کے تمام مسائل کا علمی حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اشارہ کیا: بعض ممالک میں اگرچہ زیادہ تر یونیورسٹیاں پرائیویٹ ہیں، لیکن ان کو بڑے پیمانے پر سرکاری بجٹ دیا جاتا ہے، بے تحاشا نہیں لیکن اس طرح کہ حکومت یونیورسٹی کیلئے مشکلات و مسائل واضح کرتی ہے اور اگر یونیورسٹی ان مسائل کو حل کرتی ہے اور اس نے علمی طور پر ترقی کی ہے، تو اس کیلئے بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے "مصنوعی ذہانت" کو ایک ضروری اور مستقبل ساز مسئلہ قرار دیا اور تاکید کی: یہ مسئلہ دنیا کے مستقبل کو سنبھالنے میں کردار رکھتا ہے۔ ہمیں اس طرح کام کرنا چاہیے کہ ایران مصنوعی ذہانت میں دنیا کے 10 بڑے ممالک میں شامل ہو۔

ممتاز صلاحیتوں کے حامل افراد کی ہجرت کے معاملے کے بارے میں رہبر معظم نے کہا: "آج ممتاز نوجوان ملک میں ترقی اور رشد حاصل کر سکتے ہیں، لیکن جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، ایک ممتاز نوجوان کا کسی دوسرے ملک میں ہجرت کرنا اس نظریے کے ساتھ کہ وہ ملک کا مقروض ہے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملک واپس لوٹے گا تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا: "لیکن دائمی ہجرت اور یہ کہ بعض یونیورسٹیوں میں کچھ عناصر کی طرف سے ممتاز نوجوانوں کی مستقبل کی نسبت حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور انہیں وطن چھوڑنے کی ترغیب دی جاتی ہے، واضح طور پر ملک کے ساتھ خیانت اور اس کے ساتھ دشمنی ہے، اور اس نوجوان کے لئے بھی کوئی خیرخواہی نہیں ہے."

انہوں نے پیداوار میں رکاوٹ کے مسئلے پر زور دیا اور ملک میں پیداوار کی راہ میں سب سے اہم رکاوٹ کو ثقافتی رکاوٹیں جیسے "مایوسی، فضولیت کا احساس، سادہ لوحی، بے صبری، راحت طلبی، نقصان دہ تفریح، ناتوانی کا احساس اور خطرات کا سامنا نہ کرنا" قرار دیا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں علمی و تحقیقی مراکز کی مقدار کے لحاظ سے ترقی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ان کمپنیوں کے معیار کو بڑھانے کی ضرورت پر تاکید کی اور فرمایا: علمی و تحقیقی قرار پانے کے معیار پر سختی سے عمل کریں۔

ملک میں علم پر مبنی صنعتوں کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا: "بڑی صنعتوں جیسے کہ گاڑیوں کی صنعت کو بھی علمیہ مراکز سے استفادہ کرتے ہوئے علم پر مبنی ہونا چاہیے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے علم و تحقیقی مراکز کی ترقی اور مضبوطی کیلئے انکی مصنوعات کو مقامی طور پر استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا: جب علم پر مبنی مصنوعات مقامی طور پر تیار کی جاتی ہیں تو ایسی مصنوعات درآمد نہیں کی جانی چاہیے اور خاص طور پر حکومتوں اور بڑی کمپنیوں کو ان مقامی مصنوعات کا استعمال کرنا چاہیے.

انہوں نے مزید کہا: "یقینا، ایک بار پھر، گھریلو وسائل کے معاملے پر لوگوں کو یہ بحث نہیں کرنی چاہیے کہ درآمدات کسی خاص ملک سے کیوں نہیں کی جانی چاہئیں، کیونکہ گھریلو مصنوعات بنانے والی کمپنیوں کی ترقی کے لیے ان کے لیے مقامی مارکیٹ کی تشکیل ضروری ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے ملکی صنعتکاروں کو مخاطب کرتے ہوئے تاکید کی: "بلاشبہ جب درآمدات روک دی جاتی ہیں، تو ملکی کمپنیوں پر بھی فرائض عائد ہوتے ہیں اور انہیں اس صورت حال کو قیمتوں میں اضافے یا مصنوعات

کے معیار کو کم کرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔"

انہوں نے علم پر مبنی مصنوعات کی برآمد کی راہ ہموار کرنے کو حکومتی اداروں کی ایک اور ذمہ داری قرار دی اور کہا: بعض ممالک میں جو لوگ ایران سے اچھی یادیں رکھتے ہیں وہ دو ایرانی مصنوعات کا نام بھی نہیں لے سکتے، لہذا مارکیٹنگ کے لیے حکومت اور کمپنیوں کے علاوہ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے غیر ملکی شعبے کو بھی ایرانی مصنوعات کو فروغ دینے کے لیے منصوبہ بندی اور عمل کرنا چاہیے۔

جی ڈی پی میں علم پر مبنی کمپنیوں کے ایک فیصد سے بھی کم حصہ کے بارے میں نائب صدر کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے زور دیا: یہ حصہ بڑھنا چاہیے اور 3 سے 4 سالوں میں کم از کم 5 فیصد تک پہنچ جانا چاہیے۔

آخر میں رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ممتاز نوجوانوں کو مستقبل بنانے والے اور ملک کی آنکھوں کا نور قرار دیا اور فرمایا: پچھلی اور موجودہ حکومتوں میں، میں نے ہمیشہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ ممتاز نوجوانوں سے درمیانی اور حتیٰ اعلیٰ سطح کی انتظامی عہدوں پر استفادہ کریں، لیکن آپ کو خود کو بھی آمادہ ہونا ہوگا اور ملک چلانے میں اپنا کردار تلاش کرنا ہوگا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کی تقریر سے پہلے سائنس اور ٹیکنالوجی کے نائب صدر جناب ستاری نے سائنسی پیشرفت اور دشمنی کے مقابلے میں جدت لانے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پابندیوں کے باوجود جس شعبے میں بھی علمی و تحقیقی مراکز کی تعداد زیادہ تھی، ہم نے مسائل پر قابو پالیا۔"

اس کے علاوہ اس اجلاس میں چھ ممتاز شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضرات:

- محمد امینی رعیا، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے مینجمنٹ میں پی ایچ ڈی

- محمد رضا گنج دانش، میڈیکل کے طالب علم اور سٹوڈنٹ اولمپیاڈ کے گولڈ میڈلسٹ

- مہدی شریف زادہ، کیمیکل انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی

- جواد آزادی، سائبر اسپیس محقق

اور خواتین:

- رضان چہاردولی، مصنوعی ذہانت کے شعبے میں سرگرم کارکن اور محقق

دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

- فائزہ فداکار، ٹیچر اور نیشنل اولمپیاڈ کی سلور میڈلسٹ

انہوں نے اپنی تقریروں میں درج ذیل نکات پر زور دیا۔

- حکام کو فیصلوں پر اثر انداز ہونے سے روکنے کے لیے مفادات کے تصادم جیسی رکاوٹوں کی اصلاح

- نظام کی عمومی پالیسیوں کی نگرانی اور ان پر عمل کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت سے متعلق طریقہ کار کو اپنانا

- تنظیمی ثقافت کو فروغ دینے اور تنظیمی ثقافت کے قومی ایوارڈ کو اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔

- میڈیکل فوجیوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لیے وزارت صحت کے ساتھ مسلح افواج کے تعاون میں اضافے کی ضرورت۔

- سائبر اسپیس میں بچوں کے تحفظ کی اہمیت اور مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے اس کا حل تلاش کرنا

- توانائی کی سبسڈی کو غیر پیداواری سے پیداواری شعبوں تک پہنچانے کی ضرورت

- اسلامی انقلاب کے شایان شان انسان کی تعلیم و تربیت کے مطابق اساتذہ کی تربیت کے طریقہ کار میں تبدیلی کی ضرورت

- ممتاز نوجوانوں میں علمی مراکز سے تجارتی مرکاز کی طرف جانے کے رجحان کا حل تلاش کرنا

- محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت اور نئی راستے کا تعین

- اندرونی صلاحیتوں کی پرورش اور افراد سازی کے بغیر ڈیجیٹل فیلڈ میں تبدیلیوں کے نقصانات کا روکنا۔